79122-کیا صحیح فاصلہ ہونے کی صورت میں مردوں کے ساتھ عورتوں کی نماز صحیح ہے؟

سوال

ہمارے ملک میں ایک مسجد ایسی ہے جہاں عورتیں مردوں کے ساتھ نماز ادا کرتی ہیں، لیکن ان کے مابین دیوار کا فاصلہ کیا گیا ہے، کیا یہ عمل صحیح ہے، یا کہ عورتوں کا مردوں کے پیچھے نماز کرنا ضروری ہے؟

پسندیدہ جواب

اول :

اگر عورتیں مردوں کی برابر کھڑی ہو کر نماز ادا کریں، اور ان دونوں کے مابین دیوار حائل ہو یا پھر اتنا فاصلہ ہو کہ وہاں نمازی کھڑا ہو سکے تو احناف، شافعیہ، مالکیہ، اور حنابلہ کے عام اہل علم کے ہاں ان کی نماز صحیح ہے علماء کرام میں اختلاف اس میں ہے کہ اگر بغیر کسی پردہ اور دیوار کے مردوں کے برابر نماز ادا کریں تو اس نماز کے صحیح ہونے میں اختلاف ہے۔

احناف کہتے ہیں کہ اس طرح تین اشخاص کی نماز باطل ہوگی ایک عورت کے دائیں طرف والے کی، اور دوسرا عورت کے بائیں طرف والے کی، اور تیسرا عورت کے پیچھے کھڑے شخص کی، اس کے ساتھ انہوں نے کچھ شروط بھی ذکر کی ہیں، جن کا ماحاصل یہ ہے :

عورت مشتہاۃ یعنی چاہی جانے والی ہو، جو سات برس کی ہو چکی ہو، یا پھر جماع کے قابل ہو، مذہب میں اختلاف پر، کہ وہ عورت مطلق نماز میں مرد کے ساتھ داخل ہو یعنی اس کا رکوع اور سجود ہو، اور تکبیر تحریمہ اور اداء میں دونوں مشترک ہوں، اور امام نے اس کی امامت کی نیت کی ہو یا پھر عمومی طور پر عورتوں کی امامت کی نیت کر رکھی ہو، باقی اور تفصیل کے ساتھ جو ان کی کتب کا مطالعہ کر کے معلوم کی جا سکتی ہیں.

دیکھیں : المبسوط (1/183) اور بدائع الصنائع (1/239) اور تبیین الحقائق (1/136–139).

امام نووی رحمہ اللہ تعالی اس مسئلہ میں اختلاف اور احناف کے مذہب کی تلخیص کرتے ہوئے کہتے ہیں :

" اگر کوئی مرد اس حالت میں نماز ادا کرے کہ اس کے پہلو میں عورت ہو نہ تو مرد کی نماز باطل ہوگی اور نہ ہی اس عورت کی چاہے وہ مرد امام ہو یا مقتدی، ہمارا یہی مذہب ہے، اور امام مالک اور اکثر اہل علم کا بھی یہی کہنا ہے.

اور امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں : اگر عورت نماز میں نہ ہو یا پھر اس کی نماز میں شریک نہ ہو بلکہ اپنی نماز ادا کر رہی ہو تو اس مرد اور عورت دونوں کی نماز صحیح ہے، اور اگر وہ نماز میں شریک ہو (ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالی کے ہاں اس کی نماز میں مشارکت اس وقت ہوگی جب امام عورتوں کی امامت کی نیت کرے) تو اس مشارکت کی حالت میں اگر وہ مرد کے پہلو میں کھڑی ہو اس کی دونوں طرف والے دونوں مردوں کی نماز باطل ہو جائیگی، لیکن اس عورت کی نماز باطل نہیں ہوگی، اور نہ ہی اس کے ساتھ والے مرد کے بعد والے کی نماز باطل ہوگی؛ کیونکہ اس عورت اور مرد کے درمیان آڑ حائل ہے.

اور اگر وہ عورت اس مرد کے سامنے والی صف میں ہو تو اس عورت کے پیچھے اور برابر مرد کی نماز باطل ہو جائیگی، اور اس کے برابر والے کے برابر میں دونوں اشخاص کی نماز باطل نہیں ہو گی؛ کیونکہ اس کے درمیان آڑ ہے، کیونکہ عورتوں کی صف امام کے پیچھے ہے، اور ان کے پیچھے مردوں کی صف ہے، عورتوں کی صف کے پیچھے والی ساری صف کی نماز باطل ہو جائیگی.

ان کا کہنا ہے کہ: قیاس یہ تھا کہ آڑ کی بنا پر اس صف کے بعد والی دوسری صف والوں کی نماز باطل نہ ہو، لیکن استحسان کی بنا پر ان ساری صفوں کی نماز باطل ہوجائیگی.

اور اگر عورت امام کے پہلو میں کھڑی ہو تو امام کی نماز باطل ہو جائیگی؛ کیونکہ عورت اس کے ساتھ پہلو میں ہے، اور ان کا مذہب ہے کہ: جب امام کی نماز باطل ہوجائے تو مقتدیوں کی نماز بھی باطل ہوجائیگی، اور اس عورت کی نماز بھی باطل ہوجائیگی؛ کیونکہ وہ بھی مقتدیوں شامل تھی.

یہ مذہب بہت ہی کمزور دلیل اور حجت والا اس تفصیل کی کوئی اصل نہیں، اور ہماری دلیل یہ ہے کہ اصل میں نماز صحیح ہے حتی کہ اس کے باطل ہونے میں کوئی شرعی دلیل مل جائے، اور ان کو یہ حق نہیں...

ہمارے اصحاب نے نماز جنازہ میں کھڑے ہونے پر قیاس کیا ہے کہ ان کے ہاں اس سے نماز باطل نہیں ہوتی.

اللہ تعالی ہی زیادہ علم رکھتا ہے، اسی کی حمد اور نعمت اور احسان ہے اور اسی کی جانب سے ہدایت و عصمت ہے. انتہی

ماخوذ از: المجموع للنووی مختصرا (331/13).

اور آڑ کی موجودگی میں احناف بھی جمہور علماء کرام کے ساتھ متفق ہیں کہ اس سے کسی ایک کی بھی نماز باطل نہیں ہوگی.

دیکھیں: تبیین الحقائق (138/1).

دوم:

بلاشک وشبہ سنت تو یہی ہے کہ عورتوں کی صفیں مردوں کے پیچھے ہی ہونی چاہیں، جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں ہوتا تھا.

صحیح بخاری اور مسلم میں انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ:

ان کی نانی ملیکہ رضی اللہ تعالی عنہ نے نبی کریم صلی اللہ کو کھانے کی دعوت پر بلایا اور کھانے کے بعد فرمانے لگے اٹھو میں تمہیں نماز پڑھاؤں تو انس رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے چٹائی اٹھائی جو پڑی پڑی سیاہ ہو چکی تھی میں نے اس پر پانی کا چھڑکا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم آگے کھڑے ہوئے میں اور ایک یتیم بچے نے ان کے پیچھے صف بنائی اور ان کے پیچھے بوڑھی عورت نے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دو رکعت نماز پڑھائی اور پھر چلے گئے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (380) صحیح مسلم حدیث نمبر (658).

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی اس کی شرح کرتے ہوئے فتح الباری میں کہتے ہیں:

"اس حدیث میں کئی ایک فوائد ہیں:

عورتوں کی صفیں مردوں سے پیچھے ہونی چاہیں، اور عورت کے ساتھ کوئی عورت نہ ہو تو وہ اکیلی ہی صف میں کھڑی ہو سکتی ہے" انتہی

لیکن اگر ایسی صورت ہو جو آپ ذکر کر رہے ہیں کہ وہ مردوں کے برابر صف بنائیں، تو الحمد للہ ان کی نماز صحیح ہے.

واللہ اعلم.